

جادو اور کہانت کی شرعی حیثیت

از

علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

مفتی عام مملکت سعودی عربیہ

مختصر طور پر

جادو، جنات، وشیاطین

کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

بقلم

سید حسین عمری مدنی وفقہ اللہ وسلمہ



جادواور کہانت کی شرعی حیثیت

از

علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ
مفتی عام مملکت سعودی عربیہ

مختصر طور پر

جادو' جنات' وشیاطین

کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں

بقلم

سید حسین عمری مدنی وفقہ اللہ وسلمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

دورِ حاضر میں جھاڑ پھونک کرنے والے کثرت سے پائے جاتے ہیں جوطب کا دعویٰ کرتے ہیں اور جادواور کہانت کے ذریعہ بیماریوں کا علاج کرتے ہیں یہ لوگ بعض مما لک میں پھیلے ہوئے ہیں او رسادہ لوح عوام کودھوکہ دیتے ہیں ان حالات کے پیش نظر اللہ اوراس کے بندوں کی خیر خواہی کیلئے میں نے چاہا کہ اسلام اور مسلمانوں کے اوپر اس طریقہ کار سے جوعظیم خطرہ لاحق ہورہا ہے اسے بیان کردوں کہ اس میں غیر اللہ سے تعلق اور اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کی مخالفت ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہوئے میں کہتا ہوں کہ بیماری کا علاج متفقہ طور پر جائز ہے، مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ باطنی امراض یا سرجری اوراعصابی امراض وغیرہ کے ماہر ڈاکٹروں کے پاس جاکراپنے امراض کی تشخیص کرائیں تاکہ وہ علم طب کے مطابق مناسب اورشرعی طور پر جائز دواسے اس کا علاج کریں، کیونکہ یہ ضروری اسباب ہیں جن کا سہارالینا اللہ پر توکل کے منافی نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ نے بیماری پیدا کی ہے اوراس کے ساتھ اس کی دوا بھی بنائی ہے جسے جاننے والے جانتے ہیں اور نہ جاننے والے نہیں جانتے ہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس چیز میں اپنے بندوں کے لئے شفاءنہیں رکھی جسے ان کے اوپر حرام کیا ہے لہٰذا مریض کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنی بیماری دریافت کرنے کے لئے ان کاہنوں کے پاس جائے جو پوشیدہ چیزوں کی معرفت کا دعویٰ کرتے ہیں نیز یہ بھی جائز نہیں کہ ان کی بتلائی ہوئی بات کی تصدیق کرے کیونکہ وہ اٹکل ہانکتے ہیں اور جنات کو حاضر کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے مقصد میں ان سے مدد حاصل کریں۔

ان کا معاملہ کفر وضلالت پر مبنی ہے کیونکہ یہ امور غیب کا دعویٰ کرتے ہیں امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح مسلم میں روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ اَتَی عَرَّافاً فَسَأَلَهُ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاۃٌ أَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً

ترجمہ: جوشخص کسی نجومی کے پاس آیا اوراس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو چالیس رات تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی (۴/۱۷۵۱/ح ۲۲۳۰)

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے آپ نے فرمایا: مَنْ اَتَی کَاھِناً فَصَدَّقَهُ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَبِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ

ترجمہ: جو کسی کاہن (غیب کے دعویدار) کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر اتاری گئی شریعت کا انکار کیا (ابوداؤد ۴/ ۲۲۵/ ۳۹۰۴، ترمذی ۱/ ۲۱۸/ ح ۱۳۵، ابن ماجہ ۱/ ۱۱۷/ ح ۶۳۹)

اور حاکم نے ان الفاظ کو صحیح کہا ہے: مَنْ اَتٰی عَرَّافاً اَوْ کَاهِناً فَصَدَّقَهُ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ

ترجمہ: جو شخص کسی نجومی یا کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر اتاری گئی شریعت کا انکار کیا (۱/ ۸)

اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَطَیَّرَ اَوْ تُطُیِّرَ لَهُ، اَوْ تَکَهَّنَ لَهُ اَوْ سَحَرَ اَوْ سُحِرَ لَهُ، وَمَنْ اَتٰی کَاهِناً فَصَدَّقَهُ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ

ترجمہ: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو بدفالی کرے یا جس کیلئے بدفالی کی جائے یا جو غیب کی باتیں بتلائے یا جسے غیب کی باتیں بتلائی جائیں، یا جو جادو کرے یا جس کے لئے جادو کیا جائے اور جو شخص کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ شریعت کا انکار کیا (بزار باسناد جید)

ان احادیث شریفہ میں نجومیوں وغیرہ کے پاس آنے اور مسئلہ دریافت کرنے اور ان کے جواب کی تصدیق کرنے کی ممانعت اور وعید ہے لہٰذا ذمہ داران امور اور دینی معاملات کی تفتیش کرنے والوں اور ان کے علاوہ جنہیں بھی اختیارات واقتدارات حاصل ہو ان پر واجب ہے کہ کاہنوں اور نجومیوں کے پاس آنے سے لوگوں کو روکیں اور بازاروں وغیرہ میں مشغلہ کرنے والوں کو سختی سے منع کریں۔

ان نجومیوں کی بعض باتوں کو صحیح ہو جانے اور ان کے پاس آنے والوں کی کثرت سے دھوکا نہیں کھانا چاہئے کیونکہ جو ان کے پاس آتے ہیں وہ پختہ عالم نہیں ہوتے بلکہ وہ اس بات سے بھی نابلد ہوتے ہیں کہ ان کے پاس آنا منع ہے کیونکہ شریعت کی عظیم مخالفت، بڑے خطرات اور ضرررساں نتائج کے پیش نظر اللہ کے رسول ﷺ نے لوگوں کو کاہنوں وغیرہ کے پاس آنے سے روکا ہے نیز یہ جھوٹے اور فاجر ہیں جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث کاہنوں اور جادوگروں کے کفر پر دلیل ہیں اس لئے کہ یہ علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں جو کفر ہے اور اس لئے بھی کہ یہ لوگ اپنا مقصد حاصل کرنے کیلئے

جنات کی خدمت لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ ان جنات کی عبادت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور کفر ہے نیز علم غیب کا عقیدہ رکھنے والے اوران کے اس دعویٰ کی تصدیق کرنے والے دونوں برابر ہیں اور ہر وہ شخص جس نے بھی جادوگری اور نجومیت وغیرہ ان پیشہ وروں سے سیکھی اللہ کے رسول ﷺ اس سے بری الذمہ ہیں۔

کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ ان کے بتلائے ہوئے طریقہ علاج کی پیروی کرے مثلاً جادوئی لکیریں کھینچنا اور قلعی اتارنا وغیرہ خرافات پر عمل نہ کریں جیسے یہ لوگ کرتے ہیں کیونکہ یہ سب کاہنوں کی فطرت اور تلبیس کاری کی باتیں ہیں جو شخص ان چیزوں پر رضامند ہوا وہ ان کے کفر وضلالت پر معاون ثابت ہوگا، کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ کاہنوں کے پاس جا کر اس سے اس شخص کے بارے میں سوال کرے جس کے بیٹے یا قریبی رشتہ دار شادی کرنا چاہتا ہے یا شوہر و بیوی، یا ان کے خاندان کے درمیان ہونے والی محبت ووفا یا عداوت واختلافات کے بارے میں دریافت کرے کیونکہ یہ سب غیب کی باتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

جادوگری محرمات کفریہ میں سے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں دوفرشتوں ''ہاروت وماروت'' کے بارے میں ذکر فرمایا:

﴿وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولاَ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلاَ تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُم بِضَآرِّيْنَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلاَ يَنفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُواْ لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الآخِرَةِ مِنْ خَلاَقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْاْ بِهِ أَنفُسَهُمْ لَوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُواْ واتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِّنْ عِندِ اللَّه خَيْرٌ لَّوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ﴾ البقرة: ۱۰۲

ترجمہ: فرشتے جب کسی کو اس کی تعلیم دیتے تو پہلے صاف طور پر متنبہ کردیا کرتے تھے کہ ''دیکھ ہم محض آزمائش ہیں تو کفر میں مبتلا نہ ہو'' پھر بھی یہ لوگ ان سے وہ چیزیں سیکھتے تھے جن سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈالیں ظاہر تھا کہ اذن الٰہی کے بغیر وہ اس ذریعہ سے کسی کو بھی ضرر نہ پہنچا سکتے تھے جو خود ان کیلئے نفع بخش نہیں بلکہ نقصان دہ تھی اور خوب معلوم تھا کہ جو اس چیز کا خریدار ہے اس کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں کتنی بڑی متاع تھی جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا کاش انہیں معلوم ہوتا۔

یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جادوگری کفر ہے اور جادوگر شوہر اور بیوی کے درمیان جدائی پیدا کرتے ہیں نیز اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے کہ جادو بذات خود نفع ونقصان میں اثر انداز نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کونیہ قدریہ سے اثر کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی نے خیروشر کو پیدا کیا ہے اور ان جادوگروں کے نقصان ضرر اور خطرات سخت ہیں فَاِنَّا لِلّٰـهِ وَاِنَّا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ، حَسْبُنَا اللّٰـهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ. جیسا کہ آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جولوگ جادو سیکھتے ہیں وہ ایسے کام سیکھتے ہیں جو انہیں ضرر پہنچاتے ہیں نفع نہیں پہنچاتے ہیں، نیز اللہ تعالیٰ کے یہاں ان لوگوں کیلئے کوئی خیر وفضل نہیں ہے یہ زبردست وعید ہے۔

جو دنیاوآخرت دونوں جگہ ان کے خسران وہلاکت پر دلالت کرتی ہے اور یہ کہ انہوں نے اپنی جانوں کو گھٹیا قیمتوں کے عوض بیچ ڈالا ہے اس لئے اللہ نے اپنے اس فرمان میں اس تجارت کی مذمت کی ہے:

وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: کتنی بری متاع تھی جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا کاش انہیں معلوم ہوتا

ہم ان جادوگروں، کاہنوں اور باقی تمام دوسرے جھاڑ پھونک کرنے والوں کے شر سے اللہ تعالیٰ سے عافیت وسلامتی طلب کرتے ہیں نیز سوال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھے اور ان سے دور رہنے اور ان کے بارے میں حکم الٰہی نافذ کرنے کی توفیق دے تا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے ان کے ضرر اور اعمال خبیثہ سے نجات پائیں بے شک اللہ فیاض اور سخاوت کرنے والا ہے

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت واحسان اور تمام نعمت کے طور پر بندوں کے لئے ایسے وظائف مشروع کئے ہیں جن کے ذریعہ وہ جادو لگنے سے پہلے ہی اس کے شر سے محفوظ رہ سکیں اور جادو لگ جانے کے بعد بھی ان اعمال سے اس کا علاج کرسکیں چنانچہ آئندہ سطور میں ان شرعی اور مباح وظائف کا ذکر آرہا ہے جن کے ذریعہ جادو کے خطرات سے بچا جاسکتا ہے اور اس کا علاج بھی کیا جاسکتا ہے۔

پہلی قسم

یعنی جادو کے خطرات سے بچنے کیلئے جو طریقے ہیں ان میں سے نفع بخش اور اہم طریقہ یہ ہے کہ شرعی

اذکار، دعائیں اور ماثور تعویذات کے ذریعہ اپنے آپ کو محفوظ رکھا جائے اس کیلئے مختلف اذکار و دعائیں ہیں۔

۱. ہر فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد مشروع وظائف کرنے کے بعد آیت الکرسی پڑھے

۲. سونے کے وقت آیت الکرسی پڑھے آیت الکرسی قرآن کی سب سے عظیم آیت ہے اور وہ یہ ہے ﴿اللّٰهُ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلاَ نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلاَ يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلاَّ بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَلاَ يَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾

ترجمہ: اللہ وہ زندہ جاوید ہستی ہے جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ نہ سوتا ہے اور نہ اسے اونگھ لگتی ہے زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اسی کا ہے کون ہے جو اس کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟ جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے اس سے بھی وہ واقف ہے اور اس کی معلومات میں سے کوئی چیز ان کی گرفت ادراک میں نہیں آسکتی ہے الا یہ کہ جس چیز کو وہ خود ہی ان کو دینا چاہے اس کی حکومت آسمانوں اور زمینوں پر چھائی ہوئی ہے اور ان کی نگہبانی اس کے لئے کوئی تھکا دینے والا کام نہیں ہے بس وہی ایک بزرگ برتر ذات ہے۔

۳. قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحد. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ. سورتیں ہر فرض نماز کے بعد پڑھے نیز تینوں سورتوں کو صبح کے وقت تین تین مرتبہ فجر کی نماز کے بعد اور رات کو نماز مغرب کے بعد پڑھے

۴. سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھے اور وہ یہ ہیں

﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلآئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لاَ نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ وَقَالُواْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ لاَ يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْساً إِلاَّ وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لاَ تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلاَ تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْراً كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلاَ تُحَمِّلْنَا مَا لاَ طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلاَنَا

﴿فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ (سورة البقرة: ٢٨-٢٨٦)

ترجمہ: رسول اس ہدایت پر ایمان لائے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی اور جو اس رسول کے ماننے والے ہیں انہوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کیا ہے یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور ان کا قول یہ ہے کہ ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی، مالک! ہم تجھ سے خطا بخشی کے طالب ہیں اور ہمیں تیری طرف پلٹنا ہے اللہ کسی متنفس پر اس کی مقدرت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا ہر شخص نے جو نیکی کمائی اس کا پھل اس کیلئے ہے اور جو بدی سمیٹی ہے اس کا وبال اسی پر (ایمان لانے والو! تم یوں دعا کرو) اے ہمارے رب اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا۔

مالک! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے، پروردگار! جس بار کے اٹھانے کی طاقت ہم میں ہیں نہیں ہے وہ ہم پر نہ رکھ، ہمارے ساتھ نرمی کر ہم سے درگذر فرما ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولا ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔

کیونکہ صحیح حدیث میں نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرُبُهُ الشَّيْطَانُ حَتَّى يُصْبِحَ﴾

ترجمہ: جس شخص نے رات کو آیت الکرسی پڑھ لیا اس کے اوپر اللہ کی طرف سے ایک نگران برابر رہے گا اور شیطان اس کے قریب نہیں آئیگا یہاں تک کہ صبح ہو جائے (دیکھئے بخاری ۹/۵۰۱۰)

﴿مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ﴾

ترجمہ: جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھ لے تو یہ اس کیلئے کافی ہیں (بخاری ۹/۵۵ ح ۵۰۰۹ و مسلم ۱/۵۵۴-۵۵۵ ح ۸۰۷، ۸۰۸، ابوداؤد ۲/۱۱۸ ح ۱۳۹۷، ترمذی ۹/۱۸۸ ح ۳۰۴۳، ابن ماجہ ۱/ ح ۱۳۶۸، ۱۳۶۹)

۵. ﴿اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ کا ورد کثرت سے کرنا چاہئے رات دن میں کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے وقت، خواہ مکان ہو یا صحراء فضاء ہو یا سمندر، ہر جگہ اس کا ورد کرنا چاہئے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿مَنْ نَزَلَ مَنْزِلاً فَقَالَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ﴾

ترجمہ: جس شخص نے کسی مقام پر پڑاؤ ڈالا اور کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعہ سے

پناہ مانگتا ہوں تو اسے کوئی شے ضرر نہیں پہنچا سکتی یہاں تک کہ وہ صحیح سالم اس مقام سے کوچ کر جائے (مسلم ۴/ ۲۰۸۰ ح ۲۷۰۸ وترمذی ۹/ ۳۹۶، وابن ماجہ ۲/ ۲۸۹ ح ۳۵۹۲)

٦. انہیں وظائف میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دن کے اول وقت اور رات کے اول وقت میں تین مرتبہ کہے ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اس ذات کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین وآسمان کو کوئی شیء نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے (ابوداؤد ۵/ ۳۲۴ ح ۵۰۸۸ وترمذی ۹/ ۳۳۱ ح ۳۴۴۸ وابن ماجہ ۲/ ۳۵۰ ح ۳۹۱۵، حاکم ۱/ ۵۱۴)

یہ اذکار اور تعویذات جادو وغیرہ کے شر سے بچنے کے لئے عظیم اسباب ہیں اس شخص کے لئے جو صدق دل سے ایمان اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ واعتماد، اور ان کے معانی پر انشراح صدر کے ساتھ ان کا پابند ہو۔

اور یہی تعویذات واذکار جادو لگ جانے کے بعد اس کو زائل کرنے میں بھی عظیم ہتھیار ہیں ساتھ ہی ساتھ اس کے ضرر کو دفع کرنے اور مصیبت کو دور کرنے کیلئے بکثرت اللہ تعالیٰ سے گریہ وزاری اور سوال کرنا چاہئے جادو وغیرہ کے اثرات کا علاج کرنے کیلئے نبی کریم ﷺ سے ثابت شدہ دعاؤں (جن کے ذریعہ آپ ﷺ اصحاب کو دم کیا کرتے تھے) میں سے بعض یہ ہیں

﴿اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْھِبِ الْبَاْسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَائُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَماً﴾

ترجمہ: اے اللہ لوگوں کے پالنہار اس مصیبت کو دور کر دے اور شفاء عطا کر، تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے آپ کی شفاء کے علاوہ اور کوئی شفا نہیں اللہ ایسی شفاء عطا کر جو بیماری باقی نہ رکھے (بخاری ۱۰/ ۲۰۶ ح ۵۷۴۳ نیز دیکھئے ۱۰/ ۲۱۰ ح ۵۷۵۰ ومسلم ۴/ ۱۷۲۱ ح ۲۱۹۱ وترمذی ۱۰/ ۱۰ ح ۳۶۳۶ وابن ماجہ ۱/ ح ۱۶۱۹ و ۲/ ح ۳۵۶۵، ۳۵۷۶)

جن رقیئے سے حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کو دم کیا تھا ان میں سے ایک یہ ہے: ﴿بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ﴾

ترجمہ: اللہ کے نام سے میں آپ کو دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے ہر نفس اور

ہر حاسد نگاہ سے آپ کو اللہ شفاء عطا فرمائے اللہ کے نام سے میں آپ کو دم کرتا ہوں (مسلم ۴/۱۷۱۸ ح ۲۱۸۶ وابن ماجہ ۲/ح ۵۶۸) تین مرتبہ اس دعاء کی تکرار کرنا چاہیے۔

جادو کا اثر زائل کرنے کا ایک علاج یہ بھی ہے، خاص کر مردوں کیلئے اگر انہیں بیوی سے جماع کرنے میں رکاوٹ محسوس ہوتی ہو تو بیر کے درخت کے سرسبز سات پتے لے کر اسے پتھر وغیرہ سے کوٹ ڈالیں پھر اسے کسی برتن میں رکھ کر اتنا پانی بھریں کہ غسل کرنے کیلئے کافی ہو جائے پھر اس پر آیۃ الکرسی، قل یا یھا الکافرون، قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس، پڑھیں، نیز سورہ اعراف کی یہ آیتیں پڑھے جس میں جادو کا ذکر ہے

﴿وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ٥ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ٥ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانقَلَبُوا صَاغِرِينَ﴾ (اعراف: ۱۱۷-۱۱۹)

ترجمہ: ہم نے موسیٰ کو اشارہ کیا کہ پھینک اپنا عصا، اس کا پھینکنا تھا کہ آن کی آن میں وہ ان کے اس جھوٹے طلسم کو نگلتا چلا گیا، اس طرح جو حق تھا ثابت ہوا اور جو کچھ انہوں نے بنا رکھا تھا وہ باطل ہو کر رہ گیا، فرعون اور اس کے ساتھی میدان مقابلہ میں مغلوب ہوئے اور (فتح مند ہونے کی بجائے) الٹے ذلیل ہو گئے۔

پھر سورہ یونس کی یہ آیتیں پڑھے:

﴿وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ٥ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُم مُّوسَى أَلْقُوا مَا أَنتُم مُّلْقُونَ ٥ فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَى مَا جِئْتُم بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ٥ وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ٥﴾ (یونس: ۷۹-۸۲)

ترجمہ: اور فرعون نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ "ہر ماہر فن جادوگر کو میرے سامنے حاضر کرو جب جادوگر آ گئے تو موسیٰ نے ان سے کہا: جو کچھ تمہیں پھینکنا ہے پھینکو پھر جب انہوں نے اپنی جادوئی رسیاں پھینکی تو موسیٰ نے کہا یہ جو کچھ تم نے پھینکا ہے جادو ہے اللہ ابھی اسے باطل کیے دیتا ہے مفسدوں کے کام اللہ سدھرنے نہیں دیتا ہے اور اللہ اپنے فرمانوں سے حق کو حق کر دکھاتا ہے خواہ مجرموں کو وہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

اس کے بعد سورہ طٰہٰ کی یہ آیتیں پڑھے:

﴿قَالُوا يَا مُوسَى إِمَّا أَن تُلْقِيَ وَإِمَّا أَن نَّكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَى ٥ قَالَ بَلْ أَلْقُوا فَإِذَا

حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ ۝ فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُّوسَىٰ ۝ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ الْأَعْلَىٰ ۝ وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ۝﴾ (طٰہٰ: ۶۵، ۶۹)

ترجمہ: جادوگر بولے''موسیٰ تم پھینکتے ہو یا ہم پہلے پھینکیں؟ موسیٰ نے کہا: ''نہیں تم ہی پہلے پھینکو' یکا یک ان کی رسیاں اوران کی لاٹھیاں جادو کے زور سے موسیٰ کو دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں اورموسیٰ اپنے دل میں ڈر گئے ہم نے کہا: ''مت ڈر'' تو ہی غالب رہے گا، پھینک جو کچھ تیرے دائیں ہاتھ میں ہے، ابھی ان ساری بناوٹی چیزوں کونگل جاتا ہے جو کچھ بنا کرلائے ہیں یہ تو جادوگر کا فریب ہےاور جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا ہے خواہ کسی شان سے وہ آئے۔

یہ مذکورہ بالا سورتیں اور آیتیں اس پانی پر پڑھنے کے بعد اس میں سے تھوڑا سا پانی پی لے اور باقی پانی سے غسل کرلے، اس سے ان شاء اللہ جادو کا اثر زائل ہوجائے گا، اگر دو چند مرتبہ یہ طریقہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوتو کریں کوئی حرج نہیں یہاں تک کہ جادو کا اثر زائل ہوجائے۔

اورسب سے زیادہ نفع بخش علاج جادو کا اثر زائل کرنے کا یہ ہے کہ وہ جگہ تلاش کرنی چاہیئے جہاں جادو دفن ہے، زمین ہو یا پہاڑ وغیرہ اگر جگہ کا پتہ لگ جائے تواسے نکال کرفنا کردیا جائے تو جادو بیکار ہوجائے گا۔

یہ ہیں وہ امور جن کا بیان کردینا ضروری تھا جن سے جادو کے خطرات سے بچا جاسکتا ہےاور جن سے جادو کا علاج کیا جاسکتا ہے(اللہ ولی التوفیق)

رہا جادوگروں کے عمل سے جادو کا علاج کرنا جو ذبح یا دوسری قربانیوں کے ذریعہ جنات سے تقرب پر مشتمل ہوتا ہے تو یہ جائز نہیں کیونکہ یہ شیطانی عمل ہے بلکہ شرک اکبر میں سے ہے لہٰذا اس سے دور رہنا ضروری ہے، نیز جادو کے علاج کیلئے کاہنوں، نجومیوں اور منتر والوں سے سوال کرنا اور ان کے ارشادات پر عمل کرنا بھی ناجائز ہے کیونکہ وہ ایمان نہیں رکھتے اوراس لئے بھی کہ وہ جھوٹے اور فاجر ہیں علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں اور عوام الناس کو دھوکہ دیتے ہیں نیز اللہ کے رسول ﷺ نے ان کے پاس جانے سے، ان سے سوال کرنے اوران کی تصدیق کرنے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ اس کا بیان شروع کتابچہ میں گذر چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ مسلمانوں کو ہر مصیبت سے عافیت بخشے اوران کے دین کی حفاظت کرے اور اللہ انہیں دین میں سمجھ عطا فرمائے اور ہراس عمل سے دور رکھے جواس کی شریعت کے مخالف ہو، اور درود وسلام

ہواس کے بندے اوراس کے رسول محمد ﷺ پراوران کے آل اوران کے اصحاب پر۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رئیس عام لادارات البحوث العلمیة والافتاء والدعوة والارشاد بالریاض

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

امابعد: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ساٹھ مقامات پر جادو اور جادو سے متعلق باتوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔

جس طرح نبوت ورسالت کا سلسلہ قدیم ہے اسی طرح جادو کی بھی قدیم تاریخ ہے کیونکہ ہر قوم نے اپنے نبی کو مجنون یا جادوگر کہا (الذریات/۵۲)

عربی زبان میں دقیق لطیف اور پوشیدہ شئے جادو کہلاتی ہے (تاج العروس) جو کسی بھی شئے کو اپنی حقیقی شکل سے پھیر دیتی ہے (النہایہ فی غریب الحدیث والاثر) جس آدمی پر جادو کرنا مقصود ہو تو اسے چھوے بغیر گرہ باندھنا، جھاڑ پھونک کرنا، کچھ بات کہنا یا لکھنا یا اس کے جسم، دل یا عقل میں کچھ کرنا جادو کہلاتا ہے (المغنی لابن قدامہ) جادو کی حقیقت ہے ورنہ شریعت میں جادو سے ممانعت نہیں ہوتی اور نہ ہی جادوگر کیلئے وعید سنائی جاتی اور نہ ہی دنیا وآخرت میں اس کے لیے سزائیں ہوتی اور نہ ہی اس سے پناہ مانگنے کی ہدایت ہوتی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ سابقہ امتوں میں جادو کے وجود کا تذکرہ فرماتے (معارج القبول للحکمی)

جادو سے شوہر اور بیوی کے درمیان جدائی ڈالنا ممکن ہے (البقرہ:۱۰۱-۱۰۲) اس طرح جادو سے شوہر اور بیوی کے درمیان محبت بھی پیدا کی جاسکتی ہے (سنن ابی داود بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بسند صحیح) اگر مخلوقات پرستاروں کی تاثیر کا عقیدہ ہو اور علم نجوم سیکھے تو یہ بھی شرک کا ایک حصہ ہے (سنن ابی داود بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما بسند حسن)

تمام امت اس بات پر متفق ہے کہ جادوگر گنہگار ہوتے ہیں بغیر گناہ کے جادو ممکن نہیں ہے (فتح الباری شرح صحیح البخاری) اسی لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں بے انتہاء جھوٹے اور بہت گنہگار قرار دیا ہے (الشعراء:۲۲۳ معہ تفسیر ابن کثیر) لہٰذا جادو سیکھنا، سکھانا اور جادو کرنا بالاتفاق حرام ہے (المغنی لابن قدامہ)

اگر کوئی شخص کسی جادوگر کی بات کا اعتبار اور تصدیق کرتے ہوئے جادوگر کے پاس آئے تو اس نے محمد ﷺ پر نازل کردہ شریعت کا کفر کیا (مسند احمد بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بسند صحیح)

اگر کوئی شخص جادوگر کی بات کا اعتبار اور تصدیق کیے بغیر جادوگر کے پاس جائے، اور سوالات کیے تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوگی (صحیح مسلم بروایت بعض امہات المومنین) بلکہ بغیر تصدیق اور بغیر سوال بھی ان کے پاس جانا منع ہے (صحیح مسلم بروایت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ)

کیونکہ جو جادو کیے یا جس کے لیے جادو کیا جائے وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے (مسند البزار بروایت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بسند صحیح) بلکہ عمر رضی اللہ عنہ اپنی وفات سے ایک سال قبل ہر جادوگر کو قتل کرنے کا حکم صادر فرمائے (مسند احمد بروایت احنف بن قیس بسند صحیح) اور ایک جادوگر کو سینہ تک زمین میں دفن کردیا اور مرنے تک اسی حالت میں چھوڑ دیا (مصنف عبدالرزاق) اسی طرح جندب رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی تلوار سے جادوگر کا سر قلم کردیا (مستدرک حاکم بروایت حسن رحمہ اللہ بسند صحیح)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انتیس مقامات پر جنات کا تذکرہ کیا ہے اور بعض آیتوں میں جنات اور انسانوں کو ایک ساتھ بھی ذکر کیا ہے (الذاریات:۵۶) بلکہ رسول اللہ ﷺ نے جنات کو مسلمانوں کا بھائی بھی قرار دیا ہے (جامع الترمذی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بسند صحیح)

نگاہوں سے اوجھل اور چھپے رہنے کی وجہ سے مخلوق جِنّ کہلاتی ہے جس کا واحد جنی اور اسم جمع جانّ ہے جو کبھی کمزور جنات کے لیے اور سانپ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جو جنات کی مسخ شدہ مخلوق ہے (مسند احمد بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما بسند صحیح)

اللہ تعالیٰ نے جنات کو لووالی آگ (الحجر:۲۷) اور آگ کے شعلہ سے پیدا کیا ہے (الرحمٰن:۱۵) جس طرح انسان محض اللہ ہی کی عبادت یعنی توحید کے لیے پیدا کیے گئے ہیں اسی طرح جنات کو بھی اللہ تعالیٰ نے صرف توحید کی خاطر پیدا فرمایا ہے (الذاریات:۵۶)

جنات تین طرح کے ہوتے ہیں ایک قسم ایسی ہے جن کے پر ہیں اور ہوا میں اڑتے تیرتے رہتے ہیں دوسری قسم سانپوں کی ہے اور تیسری قسم ایسی ہے جو مقیم رہتے ہیں اور سفر کرتے ہیں ہے (مستدرک الحاکم بروایت ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ بسند صحیح) اور بعض جن انسان کے ہم نشین ہوتے ہیں (صحیح مسلم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

جنات کی غذاؤں میں گوبر اور ہڈی شامل ہے (صحیح بخاری بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

کہا جاتا ہے کہ جنات (چھوٹے سانپ، بقول علامہ شعیب ارناؤوط محقق مسند احمد) بلوں میں رہتے ہیں (مسند احمد بقول قتادہ رحمہ اللہ بسند صحیح) اور ہر بت کے ساتھ ایک عورت جن رہتی ہے (مسند احمد بقول ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بسند حسن)

جنات مسلم اور غیر مسلم بھی ہوتے ہیں (الجن: ۱۳-۱۵) مسلم جنات میں بعض نیکوکار اور بعض گنہگار ہوتے ہیں (الجن: ۱۱)

جنات وزنی اشیاء اٹھاسکتے ہیں اورانہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ پر منتقل کرسکتے ہیں (النمل: ۳۸-۴۰) بلکہ حوض کے برابر لگن اور مضبوط دیگ (جیسے برتن وغیرہ) بناسکتے ہیں اور قلعے (وغیرہ بھی) تعمیر کرسکتے ہیں (سباء: ۱۴)

جنات غیر محسوس طریقہ سے دل میں بری باتیں اور وسوسے ڈالتے ہیں (سورۃ ناس) انسان کو گمراہ کرتے ہیں (حم: ۲۹) انسان کے جسم میں داخل ہوتے ہیں (سنن ابن ماجہ بروایت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بسند صحیح) انسان کو پچھاڑ دیتے ہیں (صحیح بخاری بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما مع فتح الباری) اژدھے کی شکل اختیار کر کے انسان کا قتل بھی کرسکتے ہیں (صحیح مسلم بروایت ابوسعید رضی اللہ عنہ)

سرکش جنات کو رمضان میں بیڑیوں سے جکڑ دیا جاتا ہے (سنن ابن ماجہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) انہیں باندھ کر رکھنا ممکن ہے (صحیح بخاری بروایت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ) جنات انسان کے گھر میں رہ سکتے ہیں اور قتل بھی کیے جاسکتے ہیں (سابق حوالہ) اورانہیں فطری موت بھی آتی ہے (صحیح بخاری بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما) اور گنہگار وکافر جن جہنم میں داخل ہوں گے (اعراف: ۱۷۹)

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ۸۸ مقامات پر شیاطین کا تذکرہ فرمایا ہے باطل ہونے جلنے یا حق اور اللہ کی رحمت سے دور ہونے کی وجہ سے شیطان ''شیطان'' کہلاتا ہے، عربی لغت میں جانور جنات یا انسانوں میں سے جو بھی سرکشی کرے وہ شیطان ہے، لیکن شریعت میں سرکش جن شیاطین کہلاتے ہیں (صحیح ابن خزیمہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بسند حسن)

شیطان انسانی شکل اختیار کرسکتا ہے (الانفال: ۴۸ معہ تفسیر ابن کثیر) دو نقطے والے کالے کتے کی شکل میں بھی ہوتا ہے (صحیح مسلم بروایت جابر رضی اللہ عنہ) غور طلب بات یہ ہے کہ شیطان مخلوقات میں حیوان وانسان کی شکل اختیار کرسکتا ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کی شکل میں نہیں آسکتا (صحیح مسلم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

شیطان اور اس کا لشکر انسان کو ایسے طور پر دیکھتے ہیں کہ انسان ان کو نہیں دیکھتا ہے (اعراف: ۲۷)

ہر اونٹ کی پشت پر شیطان ہوتا ہے (مسند احمد بروایت حمزہ رضی اللہ عنہ بسند حسن)

بازار شیطان کے لیے میدان جنگ ہے جس میں وہ اپنا جھنڈا نصب کرتا ہے اسی لیے بازار میں سب سے پہلے داخل ہونے یا بازار سے سب سے آخر میں نکلنے سے ممانعت ہے (صحیح مسلم بروایت سلمان رضی اللہ عنہ)

شیطان انسان کے گھروں میں رہ سکتے ہیں (صحیح مسلم بروایت ابو سعید رضی اللہ عنہ) اور خصوصی طور پر بیت الخلاء میں پائے جاتے ہیں (صحیح بخاری بروایت انس رضی اللہ عنہ)

شیطان ہر جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں اور سنی سنائی باتیں پہنچاتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہیں (الشعراء: ۲۲۱، ۲۲۳)

شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتے ہیں (صحیح بخاری و صحیح مسلم بروایت صفیہ)، شیطان انسانوں کو آزمائشوں میں ڈالتے ہیں (اعراف: ۲۷) اور گمراہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں (اعراف: ۱۴، ۱۷) تاکہ انسان جہنم رسید ہو جائے (فاطر: ۶) جب کہ اہل ایمان کے بالمقابل شیطان اور اس کی چال کمزور ہے (النساء: ۷۶، الاسراء: ۶۵) جس راستہ سے عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ہو تو شیطان اپنا راستہ بدل دیتا تھا (صحیح بخاری بروایت سعد رضی اللہ عنہ) اور بسم اللہ کہہ کر جو دروازہ بند کیا جائے شیطان اس دروازہ کو نہیں کھولتا (صحیح مسلم بروایت جابر رضی اللہ عنہ)

اذان سننے سے شیطان کی ہوا خارج ہوتی ہے اور فرار ہو جاتا ہے (صحیح مسلم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ نے جب انسان یعنی آدم علیہ السلام کو بنایا اس وقت سے شیطان انسان کے ساتھ لگا رہا (صحیح مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ) بلکہ ولادت کے وقت جو بھی نومولود روتا ہے تو اسے شیطان اپنی انگلی سے تکلیف دیتا ہے (صحیح بخاری بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) اور جب شروعات میں تمام لوگ توحید پر مشتمل دین پر تھے تو شیاطین آئے اور توحید والے دین سے لوگوں کو ہٹا دیئے اور اللہ کے ساتھ شرک کرنے کا حکم دیے (صحیح مسلم بروایت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ)

شیطان انسان کے ہر کام میں حاضر رہتا ہے جب کھاتے وقت کوئی لقمہ گر جائے اور اسے چھوڑ

دیا جاتا ہے تو شیطان کا ہو جاتا ہے (صحیح مسلم بروایت جابر رضی اللہ عنہ)

جب کوئی اجنبی مرد اور عورت تنہا رہتے ہیں تو شیطان ان کا تیسرا ہو جاتا ہے (جامع الترمذی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما بسند صحیح) اور جب عورت (بے پردہ) گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے تکنے لگتا ہے (جامع الترمذی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بسند صحیح)

جب آدمی جماعت واجتماعیت کو چھوڑ کر تنہا رہتا ہے تو شیطان حاضر ہو جاتا ہے (جامع الترمذی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما بسند صحیح)

بیوی جب شوہر کے ساتھ بدسلوک کرتی ہے تو اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے (صحیح مسلم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا)

شیطان انسان کے دلوں میں عقیدہ سے متعلق شبہات ڈالتا ہے (صحیح بخاری بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) جادو سکھاتا ہے (البقرہ:۱۰۲) بلکہ کفر کرنے پر آمادہ کرتا ہے (الحشر:۱۶)

عورت کو ماہواری کے علاوہ زائد دنوں میں خون جاری ہو تو شیطان کی جانب سے تکلیف کا نتیجہ ہے (سنن ابی داؤد بروایت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بسند حسن)

جس گھر میں داخل ہونے سے پہلے اللہ کا ذکر نہ ہو اور کھانے سے پہلے اللہ کی یاد نہ ہو تو اس گھر میں شیطان کو رات گزارنے کا موقع مل جاتا ہے اور رات کا کھانا حاصل ہو جاتا ہے (صحیح مسلم بروایت جابر رضی اللہ عنہ)

جب آدمی کھڑے ہو کر پانی پیتا ہے تو شیطان بھی اس کے ساتھ پانی پیتا ہے (مسند احمد بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بسند صحیح)

شیطان چوہوں کی مدد سے گھر جلانے کی کوشش کرتا ہے (سنن ابی داود بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما بسند صحیح)

شیطان انسان کو شراب اور جوے کا عادی بناتا ہے (المائدہ:۹۰،۹۱)

رونا شیطان کی وجہ سے (بھی) آتا ہے (مسند احمد بروایت معاذ رضی اللہ عنہ بسند صحیح)

شیطان انسان کی ناک کے بانسہ پر رات گزارتا ہے اور جو فجر کی نماز پڑھے بغیر سوتے رہتے ہیں ان کی گدی پر تین گرہ باندھتا ہے (صحیح بخاری بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) اور ان کے کان میں پیشاب کرتا ہے (صحیح بخاری بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

شوہراور بیوی کے درمیان جدائی شیطان کے یہاں سے محبوب عمل ہے(صحیح مسلم بروایت جابر رضی اللہ عنہ)

شیطان انسان کے ساتھ خواب میں (بھی) کھلواڑ کرتا ہے(صحیح مسلم بروایت جابر رضی اللہ عنہ) لہٰذا غم گین کرنے والے(صحیح مسلم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) اور ناپسند دیدہ خواب شیطان کی جانب سے ہیں(صحیح بخاری بروایت ابوسعید رضی اللہ عنہ)

حتی کہ موت کے وقت دیوانہ کرنے کی کوشش کرتا ہے(سنن نسائی بروایت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بسند صحیح)

گھر کو شیطان سے دور رکھنے کیلئے سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں تین رات پڑھنا(جامع الترمذی بروایت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بسند صحیح) اور گھر سے شیطان کو بھگانے کے لئے سورہ بقرہ پڑھنا چاہئے(صحیح مسلم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

صبح میں سو دفعہ "لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ" پڑھنے سے شام تک شیطان سے محفوظ رہتے ہیں(صحیح بخاری بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) اوراگر بستر پر جاتے وقت آیت الکرسی پڑھی جائے تو صبح تک اللہ کی جانب سے حفاظت ہوتی ہے اور شیطان قریب نہیں آتا(صحیح بخاری بروایت ابومسعود رضی اللہ عنہ)

اس کے علاوہ عمومی طور پر اللہ کے ذکر سے بندہ شیطان سے نجات پاتا ہے(جامع الترمذی بروایت حارث رضی اللہ عنہ بسند صحیح)

اللہ کا ذکر اور توبہ واستغفار کرنا(اعراف:۲۰۱) اللہ کی پناہ اور حفاظت طلب کرنا(سورہ فلق) اور عجوہ کھجور(صحیح بخاری بروایت سعد رضی اللہ عنہ) کا استعمال کرنا جادو سے بچنے کے لیے مفید ہے، صدقات وخیرات(کتاب الثواب لابی الشیخ بروایت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بسند حسن) کے ذریعہ مریض کے علاج کی ہدایت ہے۔

اللہ پر توکل کے ساتھ اللہ کے کلام سے علاج کرنا چاہئے کیونکہ اللہ نے اس میں شفاء رکھی ہے(اسراء:۸۲) بعینہ ثابت احادیث کی دعاؤں کا بھی اہتمام کریں۔

